"فصل پک کر تیار ہے"---ایک کانفرنس کا موضوع

بیسویں صدی کے خاتمے میں پانچ برس رہ گئے ہیں اور اکیسویں صدی، نیز "ہزارہ سوم" کے آغاز کے حوالے سے مسیحی دُنیا میں جو مشنری کانفرنسیں اور مشاورتیں منعقد ہو رہی ہیں، ان میں "یوحنا کی انجیل" کے چوتھے باب میں مذکور "فصل کے پک کر تیار ہونے" کی تمثیل ایک پسندیدہ موضوع ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے شہر پورٹ لینڈ کے ملٹ نومہ بائبل کالج (Maltnomah Bible College) نے اپنی ۵۵ ویں سالانہ مشنری کانفرنس (۵-۱۰ فروری ۱۹۹۵ء) کے لیے اسی موضوع کا انتخاب کیا۔ ملٹ نومہ بائبل کالج کی نبیاد ۱۹۳۶ء میں بنیاد پرست سنٹرل بائبل چرچ (پورٹ لینڈ) کے پاسٹر ڈاکٹر جان - جی - مچل نے رکھی تھی اور اُن کی شخصیت و افکار کی چھاپ کالج کے پورے نظام پر موجود ہے۔ کالج کے "گریجویٹ اسکول آف منسٹری" کو ۱۹۸۷ء سے "ملٹ نومہ ببلیکل سیمیزی" (Maltnomah biblical Seminary) کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ کالج کا پورا نظام تعلیم انجیلی تعلیمات کے گرد گھومتا ہے اور طلبہ و طالبات کو یہ کہہ کر متوجّہ کیا جاتا ہے کہ "اگر تم بائبل چاہتے ہو تو اس کا جواب ملٹ نومہ ہے۔" حالیہ کانفرنس نے کالج اور سیمینری کے طلبہ و طالبات، اساتذہ اور دوسرے کارکنوں پر زور دیا ہے کہ "وہ اپنی آنکھیں کھولیں۔ دُنیا پر ایک نظر ڈالیں فصل پک کر تیار ہے اور اسے کاٹنے کا وقت ہے۔" سالانہ مشنری کانفرنس میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ زیرِ تعلیم طلبہ و طالبات دُنیا کے مختلف خطوں میں مشنری خدمات کے لیے تیار ہوں۔ پچھلے سال کانفرنس کا آخری شام کو ۷۰ طلبہ و طالبات نے اجنبی ملکوں میں کام کرنے کے لیے اپنی خدمات پیش کی تھیں۔ اس سال بھی مشنری کام کے لیے ترغیب دی گئی ہے۔

کانفرنس کے مقرّرین میں ڈاکٹر جے - کرسٹی - ولسن بھی شامل تھے جو "سنٹر فار ورلڈ مشن" (پے سے ڈینا) کے زیرِ اہتمام قائم "انسٹی ٹیوٹ فار اسلامک اسٹڈیز" کے ڈائریکٹر ہیں۔ ولسن ایران میں پیدا ہوئے اور اُنہوں نے افغانستان میں کام کیا ہے۔ "مسلمان ملکوں میں فروغِ مسیحیت اور خیمہ سازی کے لیے اُنہیں نمایاں ترین متخصص افراد میں شمار کیا جاتا ہے۔" ولسن کے علاوہ کانفرنس کی ایک مقررہ وَین میٹر تھیں جنہیں فلپائن اور انڈونیشیا میں مشنری کام کا تجربہ حاصل ہے۔

کانفرنس میں حاضرین کو رسمی خطاب کے ساتھ ساتھ مقرّرین نے جو متعدّد مشنری تنظیموں سے وابستہ تھے، طلبہ و طالبات کے ساتھ گھل مل کر باتیں کیں، طلبہ نے مشنری کام کے لیے مختلف خطوں،

وہاں کے حالات اور مسائل پر مہمان مقررین سے تبادلۂ خیال کیا۔ (ملٹ نومہ میسیج - سرما ۱۹۹۵ء)

مسلمانوں کے لیے مشن

چند تنظیموں کا مختصر تعارف

[اٹھارہویں صدی میں مغربی اقوام کی جانب سے جب مسیحی تبشیری سرگرمیوں کا آغاز ہوا تو دوسری اقوام و مذاہب کے ساتھ متعدّد تبشیری تنظیموں نے مسلمان معاشروں میں کام شروع کیا۔ سیاسی بالادستی اور بھرپور وسائل کے باوجود مبشّرین کو مسلمانوں میں وہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی جو انہیں غیر مسلم معاشروں میں حاصل ہوئی تھی۔ صدی ڈیڑھ صدی کے تجربے کے بعد مبشّرین کا ایک قابلِ ذکر طبقہ یہ محسوس کرنے لگا کہ مسلمان معاشرے بحیثیتِ مجموعی اُن کے لیے بنجر زمین کی مانند ہیں۔ "انٹر نیشنل مشنری کونسل" کی تامبرم کانفرنس (۱۹۳۸ء) کے لیے ڈچ مبشّر ہینڈرک کریمر نے The Christian Message in a Non - Christian World (غیر مسیحی دُنیا میں مسیحیت کا پیغام) کے نام سے جو مطالعہ پیش کیا تھا، اِس میں یہی نقطۂ نظر اختیار کیا گیا تھا۔ اسی طرح برصغیر پاکستان و ہند میں نفوذِ مسیحیت کے عمل سے بھی یہ واضح تھا کہ مبشّرین کو اصل کامیابی ہندو معاشرے کے نچلے طبقوں میں حاصل ہوئی تھی، تاہم اِس سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ تبشیری تنظیموں نے مسلمان معاشروں میں کام کرنا ختم کر دیا تھا۔ یہی دور تھا جب امریکی مبشّر زویمر نے مسلمان دُنیا میں فروغِ مسیحیت کے لیے کام شروع کیا تھا۔

مسلمانوں کے لیے تبشیری سرگرمیوں میں ۱۹۷۰ء کے عشرے میں بالخصوص اضافہ ہوا۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اِس مقصد کے لیے یکے بعد دیگرے متعدّد مشاورتیں اور کانفرنسیں منعقد ہوئیں اور کئی نئی تنظیموں نے اس میدان میں قدم رکھا ہے۔ ذیل میں کچھ تنظیموں کے بارے میں "کرسچن مسلمز ریلیشنز نیوز لیٹر" (لیسٹر - برطانیہ) کے شکریے کے ساتھ معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ مدیر]

• جُمعہ پریئر فیلوشپ (Juma'a Prayer Fellowship)

پادریوں کی یہ جماعت زویمر انسٹی ٹیوٹ کے زیرِ نگرانی کام کرتی ہے۔ عام مسیحیوں کو آمادہ کیا